مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میت کو جس قبر میں دفن کیا جائے، اس قبر کی گہرائی کتنی ہونی چاہیے۔ نیز لحد کو کتنا گہرا کیا جائے، زمین سے اوپر کتنی بنائی جائے، کیا مرد عورت کی قبر میں کوئی فرق ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ قبر کی لمبائی میت کے قد سے کچھ لمبی ہوگی، چوڑائی نصف قد کے برابر ہوگی، گہرائی کم سے کم نصف قد یا سینہ تک ہو، اگر پورے قد کے برابر گہرائی کر دی جائے تو بہتر ہے، پھر قبر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ~~صندوقچی قبر،~~ شق یعنی بغلی قبر یعنی لحد۔

صندوقچی قبر: نصف قد یا اس سے کچھ زائد کھودنے کے بعد صندوق نما گڑھا کھودا جائے جس میں میت کو لٹا کر اوپر سے تختے یا بانس وغیرہ رکھ کر بند کر دیا جائے، پھر اس پر مٹی ڈالی جائے۔

بغلی قبر: قبر پوری گہری کھود کر اس کے اندر قبلہ کی جانب ایسا گڑھا کھودا جائے جس میں میت کو آسانی سے لٹایا جاسکے، پھر اس قبلہ کی دیوار کو بانس تختے یا کچی اینٹ وغیرہ سے بند کر دیا جائے۔ اگر زمین پختہ ہے مٹی کے دھنسنے کا اندیشہ نہیں ہے تو بغلی قبر کھودنا مسنون اور افضل ہے۔ پھر قبر کی اونچائی سطح زمین سے تقریباً ایک بالشت اوپر ہو اور اونٹ کی کوہان کی طرح بنائی جائے۔ نیز مرد وعورت کی قبر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

عن الحسن قال : أوصى عمرؓ أن يجعل عمق قبره قامةوبسطة ۔(مصنف ابن أبي شيبه،الجنائز،ماقالوا في اعماق القبر مؤسسه علوم القرآن بيروت ٣٢٤/٧، رقم : ١١٧٨٤)

(يوضع فيها الميت) بعد أن يبنى حافتاه باللبن أو غيره ثم يوضع الميت بينهما ويسقف عليه باللبن أو الخشب ولا يمس السقف الميت۔ (حاشية الطحطاوى، الصلاة، باب أحكام الجنائز، فصل فى حملها ودفنها ، دارالكتاب ديوبند،/٦٠٧)

وينبغى أن يكون مقدار عمقه إلى صدر رجل وسط القامة وكل ما ازداد فهو أفضل ؛ لأن فيه صيانة الميت عن الضياع۔ (الجوہرة النيرة ، باب الجنائز دارالكتاب ديوبند١/١٣١ ،مراقى الفلاح الصلاة)

عن أبي بكر بن عياش عن سفيان التمار أنه حدثه أنه رأى قبر النبي صلى الله عليه وسلم مسنمًا۔ (صحيح البخاري، الجنائز / باب ما جاء في قبر النبي صلى الله عليه وسلم، رقم : ١٣٧٤)

ويسنم أي يجعل ترابه مرتفعا عليه كسنام الجمل لما روى البخاريؒ عن سفيان النمار أنه رأى قبر النبي صلى الله عليه وسلم مسنما۔ (شامي : ١٤٣،٣)

وحفر قبره.... مقدار نصف قامة وإن زاد فحسن. وفي الشامي: وإن زاد إلى مقدار قامة فهو أحسن كما فيا للخيرة فعلم أن الأدنى نصف القامة والأعلى القامة... وبذا حد العمق (درمختار مع الشامي) .

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۱/جمادی الثانی/۱۴۴۴ھ

04/جنوری/2024ء

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

الجواب صحیح

بندہ ابوجعفر محمد منتصر کمال [illegible]

۲۱/۶/۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

[illegible]

دار الافتاء
رقم الافتاء: 162/129
التاریخ: 4/1/24
الجامعة الاشرفية [illegible]